کوئی جرم سرزد نہیں ہوا تھا' لیکن صدر بش اور صدر مشرف کو کروسیڈ وار کے لئے ایندھن کی ضرورت تھی اور قبائلی عوام اپنے محل وقوع اپنی شاندار اسلامی و پختون روایات کی بدولت اس کے لئے بہترین ایندھن ثابت ہو رہے تھے اسی لئے انہیں آزمایا گیا۔ جس طرح القاعدہ کے خلاف جاری نام ونہاد جنگ میں مسلمانوں کو بیدردی کے ساتھ تہ تیغ کیا جارہا ہے اس کی مثالیں تاریخ میں مشکل سے ملیں گی۔ پہلے طالبان افغانستان کو جھوٹے الزامات کے نتیجے میں تباہ کیا گیا پھر پاکستان کے دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کے خلاف کاروائیاں کی گئیں اب معصوم قبائل پر فوج کشی کی جارہی ہے' معلوم نہیں کہ یہ سیلاب بلا کس کس غریب کا گھر بہا کر لے جائے گا؟

علماء' مجاہدین' سائنسدان' دینی مدارس اور اسلام سے گہری وابستگی رکھنے والے افراد اور ادارے تو پہلے ہی سے اس کی زد میں ہیں۔ اور اب تو افواج پاکستان میں بھی کئی سینئر افسروں کو پکڑ کر پابند سلاسل کردیا گیا ہے۔ اس مفروضے کی بناء پر کہ یہ لوگ بھی امریکہ اور اس کے گماشتوں کے لئے مستقبل میں خطرہ بن سکتے ہیں۔ دوسری جانب پوری امت مسلمہ اس صورتحال پر گنگ تماشائی کھڑی ہے' ہر طرف موت کا سا سناٹا ہے' مایوسی اور قنوطیت کی زہریلی گھٹائیں ہرسو چھائی ہیں' عالم اسلام کی نام ونہاد قیادت امریکی سرکار کے فوج کے پیادے بن کر ان کی مہار کھینچ رہے ہیں۔ اور ''دہشت گردی'' کے خلاف جاری جنگ میں دل و جان سے شرکت کر کے ''ثواب دارین'' حاصل کر رہے ہیں۔ پاکستان سمیت ہر اسلامی ملک کا حکمران زیادہ سے زیادہ غداری اور غلامی کی دوڑ میں لگا ہوا ہے۔ تاکہ وہ شاہ کا زیادہ سے زیادہ وفادار اور نمک خوار اپنے آپ کو ثابت کرے۔ اسی قُرب اور غلامی کے نشہ میں ہمارے حکمرانوں میں اِترانے کی ایک نئی خُو پیدا ہوگئی ہے اور وہ عصرِ حاضر کے نئے فرعون ونمرود بن کر اپنے ہی ملک کے باسیوں کو زندہ جلا رہے ہیں۔ وزیرستان کے عوام پر تازہ ہوائی اور زمینی حملے اسی شرمناک کڑی کا ایک سلسلہ ہیں۔ دشمن اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اور اس نے بڑی ہوشیاری سے قبائل اور فوج کو لڑا دیا ہے' اب ہر گھر سے فوج پر فائر ہو رہے ہیں کیونکہ انہیں یہ معلوم ہوگیا ہے کہ ان کے آنگن میں یہ آگ امریکہ کو خوش کرنے کے لئے لگائی جارہی ہے اور ان کے قبائلی جوانوں کو صرف اسی لئے مارا جارہا ہے کہ حکمران امریکہ کو اپنی وفاداری کا پکا ثبوت فراہم کریں۔

دوسری جانب وزیرستان کے مسئلے پر مذہبی جماعتوں اور خصوصاً مجلس عمل کا کردار اور اس کی پراسرار مصلحت آمیز خاموشی نے اور بھی غم' دکھ اور مایوسی کو بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ اس کی ساری تگ ودو اپنی ڈیڑھ صوبے کی حکومت کی حفاظت میں ہے۔ وہ دن رات اسی غم میں پگھلے جارہے ہیں کہ ترقیاتی منصوبے اور ہمارے ''اہداف'' کہیں درمیان میں تشنہ نہ رہ جائیں؟ اس سے قبل ان کی ساری سیاسی جدوجہد اور وقت کا ضیاع ایل ایف او کے مسئلے پر صَرف ہوا' پھر اچانک جادو کی چھڑی کی بدولت یا چمک کی کرامت کے طفیل ایل ایف او کے معاہدے کے نتیجے میں سترھویں ترمیم کی

صورت میں صدر مشرف کو مزید پانچ سال کے لئے طاقت وقوت فراہم کی گئی اور ان کے تمام سابقہ پانچ سالہ غیر آئینی اور غیر اسلامی اقدامات کو آئین پاکستان کا حصہ بنایا گیا اور اس کے علاوہ انہیں ہر طرح کی آئینی سہولیات اور سندِ جواز بھی فراہم کی گئی اور اپنے طور پر مجلس والوں نے عوام کو یقین دلایا کہ ہم نے سترھویں ترمیم کے ذریعے بڑا ''معرکہ'' سَر کر دیا ہے' حالانکہ اسی وقت ہم سب نے اور باشعور حلقوں نے یہ شور مچایا کہ یہ معاہدہ آئینی لحاظ سے نہایت کمزور ہے اور اس میں سقم ہے۔ پھر اس میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ پارلیمنٹ سادہ اکثریت سے اس میں نئی آئین سازی کر سکتی ہے لیکن خوشی اور کامیابی کے نغمات کی لے میں اسے درخورِ اعتنا نہ سمجھا گیا یا شاید دیدہ ودانستہ اس میں قانونی سقم چھوڑا گیا تاکہ فرینڈلی اپوزیشن کا کردار بھی باقی رہے اور دوستانہ ماحول بھی دیر تک جاری وساری رہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اس معاہدے میں ''دین'' اور مجلس والوں کا ''بول بالا'' ہوگا۔ اب سمجھ نہیں آتی کہ دوبارہ وردی کے مسئلے پر شوروغل کیوں بپا کیا جارہا ہے؟ حالانکہ اس گناہ میں یہ برابر کے شریک ہیں۔

آج صدر مشرف جو کچھ وزیرستان اور ملک بھر کے دینی مدارس کے ساتھ کر رہا ہے متحدہ مجلس عمل اس جرم سے بری الذمہ نہیں ہوسکتی۔ اس معاہدے پر جن علماء اور لیڈروں نے دستخط کئے وہ قبائل' پاکستانی قوم اور اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اور معصوم قبائلی شہداء یہی روز محشر کہیں گے کہ

کس کس کی مہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی　　　لاؤ تو قتل نامہ میرا میں بھی دیکھ لوں

اب اس قیامت صغریٰ کے موقع پر بھی نہ سرحد حکومت نے وفاق سے کچھ سنجیدہ احتجاج کیا اور نہ ہی اس نے متاثرین کے لئے کوئی مالی امداد فراہم کی اور نہ ہی مجلس عمل کے احتجاجی ملین مارچ کسی جگہ نظر آئے۔ اب ان کی ساری تگ ودو وردی اتارنے پر لگی ہوئی ہے۔ اسلامی نظام کی عملی تنفیذ اور عوام کو ریلیف دینے اور قومی اسمبلی میں اسلامی قوانین کے لئے آئین سازی اور قبائلی عوام کی مدد کی بجائے ان لوگوں نے اب دوسرے موضوع کو اپنے زندہ رہنے کے لئے منتخب کر لیا ہے۔ لیکن پیپلز پارٹی' مسلم لیگ (ن)' اے آر ڈی اور دیگر جماعتوں نے مجلس عمل سے صاف کہہ دیا ہے کہ یہ سب کیا دھرا تم لوگوں کا ہے' تم لوگوں نے ہی ہمیں دغا دیا اور مشرف سے ایگریمنٹ کر لیا۔ اس لئے بقول سابق وزیر اعظم کہ متحدہ مجلس عمل ہماری ''فرینڈلی'' اپوزیشن ہے۔ اب اگر مجلس عمل میں دَم خَم ہے تو وہ اپنی حکومتوں کی قربانی دے کر وردی کے خلاف عملی تحریک چلا کر دکھائے۔ لیکن تجزیہ نگار پیش گوئیاں کر رہے ہیں کہ فی الحال یہ لوگ نہ تحریک چلائیں گے اور نہ ہی عملی طور پر استعفیٰ دیں گے کیونکہ یہ اپنی ڈیڑھ صوبے کی حکومت کو کسی صورت بھی ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ ...... اسی طرح وزیرستان کے عوام پر بھی یہ بات عیاں ہوگئی کہ جن کے ساتھ وہ زندگی بھر سیاسی طور پر شریک سفر رہے جب ان پر بُرا وقت آیا تو اپنے ہی رہنماؤں نے ان سے منہ موڑ لیا اور ان کے مجاہدوں اور سرفروشوں خصوصاً کمانڈر نیک محمد شہید کے خلاف انہوں نے یہ فتوے دیئے کہ وہ ایجنسیوں کا آدمی ہے۔ شاید اسی لئے وہ شہید ہوگیا اور اس کے گھر بار اجاڑ دیئے گئے۔ اور جو لوگ ایجنسیوں کے آدمی نہیں تھے سچے ''مجاہد'' اور صحیح ''مخلص'' تھے ان کی

حکومتیں مراعات اور عہدے آج بھی بحال ہیں۔ دورنگی سیاست کے کیسے کیسے کرشمے ہمارے سامنے آرہے ہیں۔ کبھی اسلام کے نام سے تو کبھی بحالی جمہوریت کے نام سے اور کبھی طالبان اور امریکہ کی مخالفت کے نام سے۔

آخر میں ہم موجودہ حکومت پر یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ خدا کفر کی حکومت کو تو برداشت کرسکتا ہے لیکن ظالم کی حکومت برداشت نہیں کرسکتا۔ آپ خود تو غلام ہیں اور مفادات کے اسیر ہیں لیکن پاکستانی قوم اور غیور قبائل کبھی بھی غلامی کی زنجیریں نہیں پہن سکتے۔ اگر آپ کا رویہ اسی طرح عوامی توقعات کے برخلاف جاری رہا تو پورا ملک وزیرستان کی طرح خانہ جنگی کی لپیٹ میں آسکتا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ عقل کے ناخن لیجئے اور وزیرستان اور ملک بھر میں جاری قتل وغارت کی مہم بند کردیں۔ اسی میں ملک وملت اور آپ سب کی بھلائی ہے۔

بھارت کے نامور شاعر وادیب جگن ناتھ آزاد کی جدائی

مفکر اسلام علامہ اقبالؒ کے انقلابی اور وجدانی شاعری نے یوں تو پوری دنیا کو اپنے روشن افکار کے ذریعے اپنا گرویدہ بنایا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ ایشیا کو تو آپ کی آفاقی شاعری نے جھنجھوڑ دیا تھا' پھر پاکستان وہندوستان کی سرزمین اور علمی وادبی حلقے تو آپ کے ہمیشہ مرہون منت رہیں گے۔ آپ نے جہاں مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگایا اور خودی آزادی کا سامان زیست فراہم کیا وہیں دیگر مذاہب کے ماننے والوں نے آپ کی عالمگیر سوچ اور آفاقی شاعری سے بہت کچھ حاصل کیا اور انہیں بھی نہایت متاثر کیا' اور کئی نامور لوگ تو آپ کی زندگی بھر عقیدت مندی پر فخر کرتے رہے۔ انہی میں سے ہندوستان کے معروف شاعر وادیب جگن ناتھ آزادؔ کا نام بھی سرِفہرست ہے جو گزشتہ چندروز قبل علمی وادبی حلقوں کو سوگوار چھوڑ کر اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔

جگن ناتھ آزادؔ ہندوستان کا ایک بڑا نام تھا نظم ونثر اور علم وادب کی مانگ آپ نے اپنے شاندار کارناموں سے بھردی ہے۔ ہندوستان میں علامہ کا پیغام پہونچانا پاکستان بننے کے بعد خاصا مشکل تھا لیکن جگن ناتھ نے یہ کردکھایا اور آپ نے اس سلسلے میں علامہ اقبال پر اتنا زیادہ کام کیا کہ آپ علامہ اقبال پر ایک اتھارٹی بن گئے۔ اور ہندوستان میں علامہ اقبال کے کلام کی ترویج واشاعت میں آپ کا بڑا عمل دخل ہے۔ آپ کے آفاقی پیغام کو عام کرنے میں آپ نے بڑی تگ ودو کی اسی طرح اردو زبان کے ساتھ آپ کی محبت بھی قابل تعریف تھی۔ اور پھر مسلمانوں کے ساتھ آپ کی ہمدردیاں بھی قابل تحسین ہیں۔ آپ نے متعصب ہندوؤں کے درمیان رہ کر علامہ اقبال اردو زبان اور مسلمانوں کیلئے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ہندوستان کے مسلمان اور زبانِ اردو آپ کی جدائی سے اپنے ایک بہت ہی مشفق اور مہربان سرپرست سے محروم ہوگئے ہیں۔ جگن ناتھ کی عظمت کا اعتراف مسلمانوں اور علامہ اقبال کے عقیدتمندوں اور علمی وادبی حلقوں کو ہمیشہ رہے گا۔